القران تدبر و عمل

25 مئی 2018

سورۃالمعارج

تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ اِلَیۡہِ فِیۡ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗ خَمۡسِیۡنَ اَلۡفَ سَنَۃٍ ﴿۴﴾

الرُّوۡحُ یعنی جبرئیل امین علیہ السلام ان کی شان کی وجہ سے ان کا ذکر فرشتوں سے الگ کیا گیا ہے

اِلَیۡہِ اس سے مراد سدرۃ المنتھی ہے.

خَمۡسِیۡنَ اَلۡفَ سَنَۃ یعنی فرشتوں کو نیچے سے اوپر چڑھنے میں ہمارے50 ہزار سال کے برابر ہے لیکن ان کے لیے یہ ایک دن کے برابر ہے.

ابن کثیر نے اس کے بارے میں چار قول بیان کیےہیں.

- اس سےوہ مسافت مراد ہے جو عرش عظیم سے اسفل السافلین تک ہے.
- یہ دنیا کی کل مدت ہے.
- دنیا وآخرت کے درمیان کا فاصلہ ہے.
- قیامت کے دن کی مقدار ہے.یعنی وہ دن 50 ہزار سال کی طرح بھاری ہوگا امام ابن کثیر نے اسی قول کو ترجیح دی ہے.

اللہ تعالی کےفیصلے اس کی حکمتوں پر مبنی ہوتے ہیں.

اگر کوئی سونے اور چاندی کا مالک ہے اور اس کا حق ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کے لیے سونے اور چاندی کے تختے بنائے جائیں گے پھر دوزخ کی آگ سے اسے خوب گرم کرکے اس کی پیشانی, پہلو اور پیٹھ پر داغ لگایا جائیگا جب وہ ٹھنڈے ہوجائیں گے تو دوبارہ گرم کرلیے جائیں گے اور یہ اس دن ہوگا جس کی مدت 50 ہزار سال کے برابر ہے.(مسند احمد)

فَاصۡبِرۡ صَبۡرًا جَمِیۡلًا ﴿۵﴾

صبر روکنا, نفس کو ایسی چیز سے روکنا جس کے لیے روکنا لازم ہو یعنی نافرمانی سے خود کو روکنا اور اطاعت پر خود کو روکنا.

صَبۡرًا جَمِیۡلًا اس کے چار معنی بیان کیے گئے ہیں.

- ایسا صبر جس میں بے صبری کا مظاہرہ نہ ہو(مجاہد)
- ایسا صبر جس میں غم اور شکوہ شکایت نہ ہو.
- ایسا صبر جس میں مصیبت کے ختم ہونے کا انتظار ہو لیکن جلدبازی نہ ہو.

• ظاہری طور پر اخلاق اور رواداری کا اظہار کرنا (حسن بصری)

بہت سے مواقع پر اختلاف رائے ہونے کے باوجود بھی دوسرے کے نکتہ نظر کو احسن طریقے سے قبول کرلینا چاہیے.

کسی سے پوچھا گیا صَبۡرًا جَمِیۡلًا کیا ہوتا ہے, " جب تم آزمائش میں مبتلا ہو تو دل الحمدللہ کہے".

• اللہ کی خا طر صبر کرنا

• اپنی زبان سے رب کو ناراض کرنے والے کلمات نہ کہنابلکہ دل کی رضامندی کے ساتھ رب کی رضا کے کلمات کہنا.

• آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :اپنے آپ پر خیر کی دعا کیا کرو کیونکہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں.

▫صبر اللہ کی صفت ہے.

کوئی شخص کسی سے اذیت سنے مگر وہ اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں کیونکہ لوگ اللہ کے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں لیکن وہ انہیں اولاد اور رزق دیتا ہے.

صبر پیغمبرانہ صفت ہے.

وسیع اور کشادہ تر نعمت ہے.

بے صبرا پن جہنم میں لے جانے کا باعث ہے. جبکہ صابرین کے لیے جنت کی خوشخبری ہے.

اللہ تعالی کی محبت و مدد ملتی ہے.

فرشتوں کی مدد ملتی ہے.

صبر کامیابی کی کنجی ہے-

صبر ظلم پر صبر کرنے والے کی عزت میں اضافہ کردیتا ہے-

دین کی امامت کے لیے صبر بہت ضروری ہے.

دشمن کی چال سے نجات کا ذریعہ ہے.

دنیا وآخرت کی نعمتوں کی برکات ملتی ہیں.

بہترین ٹھکانہ اور اللہ تعالی کی طرف سے نہ ضائع ہونے والے اجر کی خوشخبری ہے.

استقامت کے لیے صبر بہت ضروری ہے.

جتنا بڑا کام ہوگا اتنا ہی صبر کرنا پڑتا ہے.

دین کے کام کے لیے صبر بہت ضروری ہے .

وَ لَا یَسۡـَٔلُ حَمِیۡمٌ حَمِیۡمًا ﴿ۚ۱۰﴾

حَمِيۡمٌ ح م م گرم ہونا, تپنا, ابلتے ہوئے پانی کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے. ایسا دوست جس کے لیے دنیا میں تڑپ اٹھتا تھا.

یُّبَصَّرُوۡنَہُمۡ ؕ یَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ لَوۡ یَفۡتَدِیۡ مِنۡ عَذَابِ یَوۡمِئِذٍۭ بِبَنِیۡہِ ﴿ۙ۱۱﴾

یُّبَصَّرُوۡنَہُمۡ اس طرح دکھلانا کہ دوسرا پہچان اور سمجھ لے.احوال اور آثار سے واقف کرنا.

وَ صَاحِبَتِہٖ وَ اَخِیۡہِ ﴿ۙ۱۲﴾

صَاحِبَتِہٖ ساتھ رہنے والا

- روز قیامت کا حال تو یہ ہوگا کہ انسان اپنے دلی دوست, اولاد یہاں تک کہ بیوی کو بھی عذاب سے بچنے کے لیے فدیہ میں دینے کو تیار ہوگا.

وَ فَصِیۡلَتِہِ الَّتِیۡ تُــٔۡوِیۡہِ ﴿ۙ۱۳﴾

فَصِیۡلَتِہِ بڑے قبیلہ کا ایک چھوٹا حصہ جو ایک دادا کی اولاد ہوتے ہیں جسے خاندان کہتے ہیں.

ماں کو بھی کہا جاتا ہے جس سے وہ جدا ہوا تھا.

متقین کی دوستی قیامت میں بھی باقی رہے گی.

کَلَّا ؕ اِنَّہَا لَظٰی ﴿ۙ۱۵﴾

لَظٰی وہ شعلہ جس میں چنگاریاں نہ ہوں, شدید گرم اور بھڑکنے والی آگ.

نَزَّاعَۃً لِّلشَّوٰی ﴿ۚ۱۶﴾

نَزَّاعَۃً بہت زیادہ کھینچنے والی

لِّلشَّوٰى اطراف بدن. اس کے درج ذیل معنی کیے گئے ہیں.

- وہ آگ ہاتھ پاؤں کے پوروں کو کھینچ لے گی.
- جہنم کا نام ہے جو ہڈیوں سے گوشت اور کھال کھینچ ڈالے گی.
- وہ پٹھوں اور ایڑیوں کو کھینچ لے گی.(ابن جبیر)
- چہرے کے محاسن کھینچ لے گی.(حسن بصری)
- اس سے مراد وہ گوشت اور کھال ہے جو ہڈی پر چڑھی ہوتی ہے اس کو آگ بھون ڈالے گی.(ضحاک)
- جہنم کے بھی درجات ہیں.
- لوگ دوسرے عذاب کے ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کے مطابق آگ میں ڈوبے ہوئے ہونگے.
- آگ ظاہری جسم کے علاوہ دلوں تک پہنچ جائے گی.
- آگ چہروں پر چھائی ہوئی ہوگی, چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے.

آگ سجدے کے نشان کے علاوہ سب کھا جائےگی.

سب سے ہلکا عذاب اس شخص کا ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے دو انگارے ہونگے جس کی وجہ سے اس کا دماغ کھولے گا۔ (مفہوم حدیث)

تَدۡعُوۡا مَنۡ اَدۡبَرَ وَ تَوَلّٰی ﴿۱۷﴾

اَدۡبَرَ وَ تَوَلّٰی اس کے چار معنی بیان کیے گئے ہیں

- جو اطاعت سے پیٹھ پھیر گیا اوراس نے حق سے منہ موڑ لیا. (مجاہد)
- جو ایمان سے پھر گیا اور کفر کی طرف چلا گیا.
- جو اللہ کے حکم سے پیٹھ پھیر گیا اور اللہ کی کتاب سے منہ موڑ لیا (قتادہ)
- جس نے قبول کرنے سے پیٹھ پھیر لیا اور عمل کرنے سے منہ موڑ لیا.

- اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ جہنم بات کرے گی.
- جہنم اپنے رب سے شکایت بھی کرے گی میرا ایک حصہ دوسرے کو کھارہا ہے.
- جہنمیوں کو دیکھ کر غضبناک ہو کر آواز بھی دے گی.اور مزید شکار بھی مانگے گی.

وَ جَمَعَ فَاَوۡعٰی ﴿۱۸﴾

فَاَوۡعٰی برتن , وہ تھیلی جس میں پیسے ڈال کر منہ بند کر دیا جائے۔

جس نے مال کو سمیٹا اور بخل کیا۔

ضرورت کے مطابق جمع کیا جاسکتا ہے یہاں اس شخص کے لیے وعید ہے جس نے ضرورتمند پر خرچ نہ کیا۔

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ خُلِقَ هَلُوۡعًا ﴿ۙ۱۹﴾

هَلُوۡعًا تھڑدلہ, بے حوصلہ, بے صبرا, سریع الحزن, شدید الحرص, قلیل الصبر, تنگ دل, کثیر المنع, بخل بے قراری, کمزوری, جزع فزع سب کچھ آتا ہے۔

اِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ جَزُوۡعًا ﴿ۙ۲۰﴾

الشَّرُّ غربت, بیماری, فقر و فاقہ وغیرہ۔

جَزُوۡعًا بری بات منہ سے نکالنا اور اللہ سے بد گمانی کرنا اور یہ کفریہ عمل ہے۔

وَّ اِذَا مَسَّہُ الۡخَیۡرُ مَنُوۡعًا ﴿ۙ۲۱﴾

مَنُوۡعًا مبالغہ کا صیغہ ہے۔

دوسروں کی ضرورت پوری نہ کرنا, خیر روک لینا, ساری خیر صرف اپنی ذات کے لیے سمیٹ لینا۔

اِلَّا الۡمُصَلِّیۡنَ ﴿ۙ۲۲﴾الَّذِیۡنَ هُمۡ عَلٰی صَلَاتِهِمۡ دَآئِمُوۡنَ ﴿۪ۙ۲۳﴾

عبادت میں سے ہر روز پانچ وقت کی نماز انسان کے اخلاق کو درست کرتی ہے۔

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کی نماز کے لیے دعا کی

دیگر انبیاء نے بھی نمازوں کی پابندی اور اس سے محبت کی۔

نماز کامیابی کی علامت, رحمت ورزق کا ذریعہ, اللہ کی مدد پانے کا راستہ, خوف وغم سے نجات کا وسیلہ, بری عادات کے خاتمے کا نسخہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے.

دَآئِمُوۡنَ فرض نماز کے اوقات کی حفاظت, نوافل کا اہتمام , نماز پر ہمیشگی اور اس میں سکون اختیار کرنا.

وَ الَّذِیۡنَ فِیۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ ﴿۲۴﴾

حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ اس سے مراد زکوۃ ہے. مکہ میں زکوۃ کا حکم آچکا تھا لیکن اس کا نصاب مدینہ میں نازل ہوا.

دوسروں پر احسان کرتے ہوئے نہیں بلکہ ان کا حق سمجھ کر دیں.

لِّلسَّآئِلِ وَ الۡمَحۡرُوۡمِ ﴿۲۵﴾

لِّلسَّآئِلِ جو اپنی شدید ضرورت میں کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے.

الۡمَحۡرُوۡمِ جو کسی سے کچھ مانگتا نہیں, سرے سے رزق سے محروم ہے, کسی آفت کی وجہ سے وقتی طور پر محروم ہو گیا ہے, جو ضرورتمند ہونے کے باوجود ہاتھ نہیں پھیلاتا.

وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ لِاَمٰنٰتِهِمۡ وَ عَهۡدِهِمۡ رٰعُوۡنَ ﴿۳۲﴾

لِاَمٰنٰتِهِمۡ امانت وہ ہے جو کسی کے پاس وقتی طور پر رکھوائی جائے اور اسے ادا کرنا ضروری ہوتا ہے.

اس سے مراد زکوۃ بھی لیا جاتا ہے.

قیامت سے قریب لوگوں میں سے سب سے پہلے امانت اٹھائی جائے گی

وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ بِشَهٰدٰتِهِمۡ قَآئِمُوۡنَ ﴿۳۳﴾

نہ اپنی گواہیوں کو بدلتے ہیں۔ نہ اسے چھپاتے ہیں.

اللہ کے ایک ہونے پر, آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر, حقوق کی گواہیاں عدل و انصاف کے ساتھ دینا.

وَ الَّذِیۡنَ هُمۡ عَلٰی صَلَاتِهِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ﴿۳۴﴾

نماز کے اوقات, ارکان, مستحبات, وضو کی حفاظت. غرض ہر چیز سے زیادہ نماز کی فکر کرتے ہیں

اُولٰٓئِکَ فِیۡ جَنّٰتٍ مُّکۡرَمُوۡنَ ﴿۳۵﴾

مندرجہ بالا صفات کے حامل لوگوں کے لیے جنت میں عزت کی خوشخبری ہے.

اسٹاف ممبر

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)